اخلاق کے بناؤ اور بگاڑ میں خواطر وخیالات کا کردار
(شاہ ولیؒ اللہ کا نقطہ نظر)

آسیہ کریم*

خواطر: معنی ومفہوم

کسی بھی معاملے میں دل میں واقع ہونے والے خیالات، قطع نظر اس کے، کہ وہ اچھے ہیں یا برے، خواطر کہلاتے ہیں۔

لسان العرب میں ابنِ منظور لکھتے ہیں۔

''الخاطر ما یخطر فی القلب من تدبیر ا و امر و قیل خطر ببال و علی با لی کذا و کذا یخطر خطوراً. اذا وقع ذلك فی بالك و همّك.

کوئی چیز جب وہم وخیال میں واقع ہوتو اسے خطر اور خطور کہتے ہیں۔ خطر الشیطان بین الانسان و قلبه ۔شیطان نے انسان اور اس کے دل کے درمیان خیال ڈالا ۔او صل وسواسه فی قلبه و ما القا الا خطرة بعد خطرة ای فی الاحیان بعد الاحیان ۔اس کے دل میں وسوسے ڈالے، خیال در خیال، لحہ بہ لحہ خلل اندازی۔

و فی حدیث سجودالسهو: '' حتّی یخطر الشیطان بین المرء و قلبه''یر ید الوسوسة'' (۱)

جنت کی نعمتوں کے تذکرے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خاطر وخیال کا ذکر فرمایا ہے:

''عن ابی هر یرةؓ :قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم:یقول اللّٰه عزوجل : اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات،'' ولا اذن سمعت، '' **ولا خطر علی قلب بشر**'' ، ذخراً، بله ما اطلعکم اللّٰه علیه، ''ثمّ قرا:فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین''(۲)

---

* ریسرچ سکالر (پی ایچ ڈی)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خواطر وخیالات کی اہمیت

قلب انسانی پروارد ہونے والی اس بظاہر لمحاتی کیفیت، یعنی خواطر و خیالات کو بھی شاہ ولی اللہ اعمال انسانی کا ایک اہم محرک قرار دیتے ہیں۔شاہ صاحب کے بقول خیال، انسان کے ان باطنی حواس میں سے ایک ہے جو عقل و دل کی راہنمائی کرتے ہیں۔انسان کے کسی فعل یا خلق کا ظہور تو بعد میں ہوتا ہے، اولین مرحلہ خاطر وخیال کی سادہ صورت ہے۔یہ خیالات اگر میلان طبع کے مطابق ہوں تو اعتقاد اور عزم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔انسان کے بدن کی ساری قوتیں اس کے عزائم کی تابع ہو جاتی ہیں اور ان کی تکمیل کا ذریعہ۔(۳)

خواطر کے بارے میں امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔

''جو آثار خاص طور سے دل میں آتے ہیں۔ان کو خواطر کہتے ہیں۔انسانی ارادوں کے محرک یہی خواطر ہیں اس لیے کہ جس چیز کا آدمی عزم اور ارادہ کرتا ہے، پہلے وہ چیز دل میں گزرتی ہے۔۔۔آدمی کے افعال کا مبدا یہی خواطر ہیں۔''(۴)

خواطر وخیالات کا منبع ومصدر۔قلب انسانی

قلب انسانی، حیات انسانی کی دونوں صورتوں، یعنی مادی اور روحانی زندگی کے لیے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔انسانی قلب کی دھڑکنیں دراصل حیات انسانی کی ساعتیں ہیں۔انہیں ساعتوں سے اس کے شب وروز بنتے اور مہ وسال ترتیب پاتے ہیں۔اس مرکز سے جہاں خون کی گردش رکی، وہیں انسان زندگی کا خاتمہ عمل میں آجاتا ہے۔نہ آنکھوں میں نور باقی رہتا ہے اور نہ ہی سماعت وقوت گویائی کام کرتے ہیں۔

حیاتِ ظاہری کی طرح انسان کی باطنی اور روحانی زندگی بھی قلب انسانی کے ساتھ وابستہ ہے۔قلب، انسان کے فکر وخیال اور واردات کا مرکز اولین عمل کا پیش رو، صلاح وتقویٰ یا فساد اور بگاڑ کا مصدر اصلی ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قلب انسانی کی اس اہمیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

الا وانّ فی الجسد مضغة، اذا صلحت، صلح الجسد کلّه. واذا فسدت،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فسد الجسد کلّه. الاوھی القلب۔(۵)

جسدِ انسانی کا یہ عضوِ فعال اگر درست ہو جائے تو اس کا نظام جسمانی بھی درست ہے اور نظامِ اخلاق و عمل بھی اور اگر یہاں بگاڑ آجائے تو فکر و خیال اور اخلاق و عمل، سب فساد کا شکار ہو جاتے ہیں۔ البدور البازغة میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کہ انسان میں سید و حکمران صرف قلب ہے اور وہی اپنی رعیت یعنی دیگر اعضائے جسمانی کی نگرانی کا ذمہ دار ہے۔ وہی جسمِ انسانی کے عالم کا کرتا دھرتا ہے۔ علمائے نفس اسی کے احوال و کوائف سے بحث کرتے اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ وہی انسانی علوم اور انسانی انانیت کا مرکزی موضوعِ گفتگو اور محور رہتا ہے۔''(۶)

محرکات جسمانی ہوں یا روحانی۔ ان کے تقاضے اولاً انسان کے قلب پر ہی وارد ہوتے ہیں۔ یہ واردات اس تواتر کے ساتھ ہوتے ہیں کہ ایک لمحہ بھی خالی نہیں گزرتا۔ امام غزالیؒ نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے۔

''قلب کی مثال ایک برج کی سی ہے جس کے گرد بہت سے دروازے ہوں انہیں دروازوں سے اس پر احوال کی آمد و شد ہوتی ہے۔ یا قلب کو ایک تودے (یا ٹیلے) کی مانند سمجھنا چاہیے جس پر چاروں جانب سے نشانے لگتے ہوں۔ اس کی مثال آئینے کی سی بھی ہے جس پر مختلف صورتیں گزرتی رہتی ہیں اور ایک کے بعد دوسرا عکس پڑتا رہتا ہے یا یہ ایک حوض ہے جس میں مختلف نالیوں سے پانی آتا ہے۔ بہر صورت قلب میں ان نئے نئے آثار کا ظہور حواسِ خمسہ ظاہری کی جہت سے ہوتا ہے یا باطن کی جہت سے۔ جس طرح خیال ایک شے سے دوسری کی جانب بدلتا جائے گا اسی طرح دل بھی ایک حال سے دوسرے کی طرف بدلتا جائے گا۔''(۷)

خواطر و خیالات کے اسباب

شاہ ولی اللہ نے انسان کے قلب و ذہن پر وارد ہونے والے خیالات کی دو اقسام بیان کی ہیں۔ ایک تو اس کے مزاجِ طبعی، یعنی جسمانی ضروریات کی وجہ سے پیدا ہونے والے خواطر و خیالات۔(۸) اور دوسرے وہ خواطر۔ جو انسان کی کیفیاتِ نفس کی وجہ سے اس پر وارد ہوتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مثلاً اگر اس کا قلب مطیع و مومن ہے۔ یا عصیان و خطا کا خوگر، ان دونوں صورتوں میں اس پر وارد ہونے والے احوال مختلف ہوں گے''(۹)

طبعی احوال کی وجہ سے وارد ہونے والے خیالات

انسانی زندگی کے کچھ مادی تقاضے ہیں کہ اس کی روح اور بدن کا رشتہ برقرار رہ سکے اور اسی طرح یہ بھی کہ کرہ ارض پر اس کی نسل باقی رہے۔ یہ تقاضے اس کی جبلت میں بھوک، پیاس اور صنفی خواہشات کی صورت میں ودیعت کر دیے گئے ہیں جن سے اسے مفر نہیں ہے۔ ماہرین نفسیات اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ ان جسمانی محرکات میں اور انسان کی نفسی اور قلبی کیفیات میں بڑا گہرا تعلق ہے۔

ڈاکٹر محمد عثمان نجاتی لکھتے ہیں۔

''کسی محرک اور وجدانی حالت کے درمیان ایک خاص رشتہ ہے۔ جب کوئی جذبہ اور محرک بھڑکایا جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں ایک طرح کی کشیدگی، عدم استقرار اور احساس تنگی کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً جب انسان بھوکا ہوتا ہے تو بھوک کی وجہ سے ایک پریشان کن وجدانی حالت محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی جذبہ اور محرک پورا ہوتا ہے تو عموماً انسان پر فرحت و مسرت کی حالت طاری ہوتی ہے۔ بھوک کی تکلیف کا احساس ہونے کے بعد جب انسان کھانا کھاتا ہے تو اسے ایک خاص قسم کی لذت اور سرور کا احساس ہوتا ہے۔ اسی کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں یہ اشارہ کیا گیا ہے ابوداؤد میں حضرت ابوھریرہؓ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ حضورؐ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ بھوک بدترین ساتھی ہے''۔ اس حدیث میں اس پریشان کن وجدانی حالت کی طرف واضح اشارہ موجود ہے، جو بھوک کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ بھوکا شخص، بھوک کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اسے تنگی اور تکدر محسوس ہوتا ہے۔ بھوک اور پیاس ختم ہونے کی صورت میں جس لذت اور سرور کا احساس موجود ہے، اس کی طرف بھی اس حدیث میں اشارہ ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری رب سے ملاقات کے وقت''(۱۰)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بخاری۔ کتاب الصوم میں یہ حدیث یوں درج کی گئی ہے۔

"عن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه، یقول: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم کلّ عمل ابن آدم له الا الصّیام، فانه لی و انا اجزی به. وللصّائم فرحتان یفرحهما اذا افطر فرح و اذا لقی ربه فرح بصومه" (۱۱)

طبعی تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا صنفی تقاضا ہے۔ اس محرک کا دباؤ بھی اتنا شدید ہوسکتا ہے کہ انسان کے عملی برائیوں تک میں مبتلا ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ فکر و خیال پر تو اس کا تسلط بڑا قوی ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ میں شاہ ولی اللہ نے اس کا تذکرہ یوں فرمایا ہے۔

"یاد رکھو۔ تمام خواہشات میں قوی ترین خواہش شہوت نفسانی ہے۔ یہ بہت جلد قلب کو گھیر لیتی ہے اور اس پر مسلط ہو جاتی ہے۔ اس سے بڑے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ جب مواد شہو یہ انسان کے بدن میں سرایت کرتے ہیں اور ان کے بخارات دماغ کو چڑھتے ہیں تو آدمی کے دل میں خواہش پیدا ہونے لگتی ہے کہ وہ عورتوں کو گھورا کرے۔ اس کے نتیجے میں وہ ان کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ آخر کار حرام کاری کے ارتکاب پر آمادہ ہو جاتا ہے۔" (۱۲)

شاہ ولی اللہ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ اسی لیے مردوں اور عورتوں کو غضِ بصر کا حکم دیا گیا ہے۔

قل للمؤمنین یغضوا من ابصار هم و یحفظوا فروجهم. ذٰلك ازكٰى لهم. (۱۳)

عورتوں کو غضِ بصر کے علاوہ زینت کے چھپانے کا حکم بھی دیا گیا۔

و قل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارهن و یحفظن فروجهنّ ولا یبدین زینتهنّ الا ما ظهر منها و لیضربن بخمرهن علی جیوبهنّ. (۱۴)

قلب و نظر کی عفت و پاکیزگی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر محرموں پر دوسری نظر ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ یہ انسان میں برائی کا میلان پیدا کرتی ہے۔

عن جریر: قال سالت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم عن نظرة الفجاة فقال اصرف بصرك" (۱۵)

عمداً نظر ڈالتے رہنے سے دل میں جو برائی کا میلان پیدا ہوتا ہے، اس پر مؤاخذہ سے بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نبی کریمؐ نے ڈرایا۔ابوداؤد ہی کی حدیث ہے۔

"عن ابی بریدہ، عن ابیه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لعلی، یا علی، لا تتبع النظرة النظرة، فان لك الاولی ولیست لك الاخرة"(۱۶)

اور یہی وجہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ اگر وہ استطاعت رکھتے ہیں تو نکاح کرلیں کہ یہ انسان کی نگاہوں کو جھکاتا ہے اور عصمت کی حفاظت کرتا ہے۔ورنہ پھر روزوں کو لازم پکڑلیں کہ وہ اس خواہش کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

(یا معشر الشباب: من استطاع منکم الباءة فلتیزوج فانها اغض للبصر و احصن للفرج و من لم یستطع فعلیه بالصّوم فانّه له وجاء (۱۷)

خواطر وخیالات کی قوت اور تسلّط

طبعی اور جبلی تقاضوں کے تحت پیدا ہونے والے یہ خیالات اس قدر شدید اور حاوی ہوتے ہیں کہ انسان کو دیگر چیزوں سے وقتی طور پر غافل کردیتے ہیں اور اگر کوئی ان کے اثرات سے نکلنے کی شعوری کوشش نہ کرے تو اس پر مستقل تسلط بھی حاصل کرلیتے ہیں۔ایسا دل جہالت وغفلت کا محل بن جاتا ہے اور اندھے پن کا شکار ہوجاتا ہے۔ **فانها لا تعمی الابصار و لکن تعمی القلوب الّتی فی الصدور ۔(۱۸)**

شاہ ولی اللہ، البدور البازغة میں قلب کی اس کیفیت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

"انسان کی سرشت میں کھانے پینے،لباس وپوشاک،مکان ومسکن کی ضرورت اور عورتوں سے صنفی تعلق کی خواہش رکھی گئی ہے۔شہوانی اور غضبی قوتوں جیسے دومعاونوں کے، جوقدرت نے اس کو عطا کیے ہیں،فطری تقاضوں کے نفاذ یا عدم نفاذ کے لحاظ سے مختلف احوال قلب پر طاری ہوتے ہیں۔ چنانچہ انسان اکثر اوقات تقاضائے طبع کے پورا کرنے اور قوت شہوانی اور قوت غضبی کے آمرانہ احکام کی تنفیذ میں اس قدر منہمک اور مستغرق ہوتا ہے گویا وہ کسی قوی الاثر مخدّر ومسکر کے نشے سے مخمور ہوکر دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوگیا ہے۔اس حالت میں اس کو کسی چیز کی سدھ بدھ نہیں رہتی۔بھوکا ہوتا ہے تو سوائے کھانے کی چیزوں کے کسی اور چیز کی اہمیت کو خاطر میں نہیں لاتا۔پیاسے کو اسی پر قیاس کر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لیجئے۔اسی طرح جب اس پر عشق کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کی تمام تر توجہ صنف نازک کے ساتھ ہم نشینی اور ان کے قرب پر مرکوز ہو جاتی ہے۔غم کی کیفیت اس پر مسلط ہو جائے تو وہ اس میں مستغرق رہتا ہے۔ خوشی کی لہر موجزن ہو تو اس کی تمام توجہ طرب و مسرت کی طرف ہوتی ہے۔غرض اسی طرح اس کے رات دن گزرتے ہیں۔ہر وقت ایک خاص طبعی تقاضا آراستہ ہو کر اس کے سامنے آتا ہے اور دوسرے مطالبے پیچھے رہ جاتے ہیں۔"(۱۹)

خواطر و خیالات کا دوسرا سبب۔ھیئتِ راسخه

خلق یا اخلاق،امام غزالی کی زبان میں انسانی افعال کی ھیئت راسخه کا نام ہے۔(۲۰)

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کے اس ھیئت راسخه کے نتیجے میں بھی کچھ خاص طرح کے خیالات انسان کے دل پر وارد ہوتے ہیں اگر انسان کے اخلاق اعلیٰ ہوں،(اور اخلاقِ عالیہ کی فہرست شاہ صاحب کے ہاں مختصر ہے۔یعنی خصائلِ اربعہ۔طہارت،اخبات،سماحت اور عدالت) تو اس کے ذہن پر وارد ہونے والے خیالات اس شخص سے مختلف ہوں گے جو اخلاقِ ذمیمہ کا مالک ہو،کفر و شرک میں مبتلا ہے اور شیاطین کے رنگ میں رنگا گیا ہے۔

حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں۔

"خواطر و خیالات کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات انسان کے نفس ناطقہ کو بہیمیت کی قید سے نجات حاصل ہوتی ہے اور وہ اپنی استعداد کے مطابق ملا اعلیٰ سے کوئی ھیئتِ نورانیہ اخذ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔اس کا نتیجہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ اس کے قلب میں اطمینان اور سرور پیدا ہوتا ہے۔بعض اوقات کسی (نیک) عمل کے کرنے کا عزم مصمم اس سے ظہور میں آتا ہے۔اسی طرح بعض نفوسِ خسیسہ شیاطین کا اثر قبول کر لیتے ہیں۔اور ان کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔یہی ھیئتِ نفسانیہ (جو بالترتیب ملا اعلیٰ اور شیاطین سے اخذ کی جاتی ہے) بعض خواطر و خیالات اور اعمال و افعال کے ظہور کا باعث ہوتی ہے"(۲۱)

توحید پر ایمان اور یقین انسان کو ملا اعلیٰ کے الہامات قبول کرنے کی استعداد عطا کرتا ہے

امن،اطمینان اور سکون عطا کرتا ہے۔الذین امنوا و تطمئنّ قلوبهم الابذکر اللّٰه تطمئنّ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

القلوب ۔(۲۲)

اس پر اللہ تعالیٰ ہدایت و رشد کا انعام و احسان فرماتا ہے اور کفر و عصیان اور برے خیالات و ارادوں سے اس کے دل کو محفوظ فرما دیتا ہے۔

ولـكـنّ الـلّٰـه حبّب اليـكـم الايمان و زيّنه فى قلوبكم و كرّه اليكم الكفر والفسوق والعصيان. اولٰئك هم الراشدون.(۲۳)

اس کے برعکس، جب انسان صرف اپنے بدن اور طبیعت کے تقاضوں کے پورا کرنے میں سرتا پا غرق ہو جائے اور اس معاملے میں اس کا انہماک اعتدال سے تجاوز کر جائے تو اس کو شیاطین سے نسبت ہو جاتی ہے جو اپنے رب سے یکسر غافل اور بے پروا ہیں۔ وہ شیاطین پھر اس کے قلب پر اترتے ہیں اور خسیس اور برے خیالات پیدا کرتے ہیں۔

هـل انبّـئـكـم على من تنزّل الشياطين. تنزّل على كل افّاك اثيم. يلقون السمع واكثر هم كا ذبون. (۲۴)

ایسے لوگوں کے دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے۔ **كلّا بل ران على قلوبهم** (۲۵) ان کے قلب مریض بن جاتے ہیں۔ **فـى قـلـوبـهـم مـرض فـزادهـم اللّٰه مرضا** ۔(۲۶) اللہ تعالیٰ اس مرض (یعنی عقیدے اور اخلاق کی گندگی پر راضی ہو جانا) کو ان کے لیے اور بڑھا دیتا ہے۔ پھر ان کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ان کی قبولیتِ حق کی استعداد ختم ہو جاتی ہے۔ **ختم اللّٰه على قلوبهم و على سمعهم و على ابصار هم غشاوة** (۲۷)

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اور شاہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل فرمائی ہے

انه ليس آدمى الّاو قلبه بين اصبعين من اصابع اللّٰه فمن شاء اقام و من شاء ازا غ(۲۸)

اس حدیث کی تشریح میں امام غزالی یہ نکتہ بیان کرتے ہیں کہ ظاہر ہے اللہ تعالی اس بات سے پاک اور منزہ ہے کہ اس کی انگلیاں ہوں اور گوشت پوست کا جسم ہو۔

”مراد اس سے یہ ہے کہ پیدائش کے اعتبار سے انسان کے دل میں ملکی اور شیطانی اثرات

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

قبول کرنے کی استعداد مساوی ہے۔کسی کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہے۔لیکن اتباع شہوات یا ان کی مخالفت سے ایک جانب کو دوسری پر ترجیح ہو جاتی ہے۔یعنی انسان اگر غضب اور شہوت کے مقتضا کے موافق کام کرے گا تو شیطان بواسطہ خواہش نفسانی غالب آ جائے گا اور انسانی قلب اس کا ملجاو ماؤی ہوگا کیونکہ خواہش نفسانی شیطان کی چراگاہ اور سیر گاہ ہے۔اور اگر انسان اپنی شہوات کو مغلوب کر کے فرشتوں کے اخلاق اختیار کرے گا تو اس صورت میں دل فرشتوں کی منزل اور مستقر ہو جائے گا۔''(۲۹)

خواب۔خیال ہی کی ایک قسم

احوال طبعی ہوں یا روحانی، جس طرح بیداری کی حالت میں خیال کا سبب بنتے ہیں، اسی طرح نیند کی حالت میں ''خواب'' کا سبب بھی بنتے ہیں۔شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ حالت بیداری مین انسان کے حواس خمسہ بھی چونکہ کام کرتے ہیں۔اس لیے معاملہ خیال کی تجریدی حیثیت تک ہی محدود رہتا ہے اگر چہ انسان کا ذہن کبھی بھی کسی نہ کسی قسم کے خیال سے خالی نہیں رہتا۔لیکن ''نیند کی حالت میں فرق یہ ہے کہ انسان کا نفسِ ناطقہ اکثر علائق سے (حواس خمسہ وغیرہ) آزاد ہوتا ہے اس لیے خیالات اور خواطر جو اس کے دل میں پیدا ہوتے ہیں، مجسم اور متمثل ہو کر سامنے آتے ہیں''(۳۰)

ایک حدیث نبویؐ میں مختصر الفاظ میں یہی بات یوں فرمائی گئی ہے کہ ''اصدقھم رؤیا، اصدقھم حدیثاً(۳۱) ''

سطعات میں ایک مقام پر شاہ ولی اللہ بڑی تفصیل سے بیان فرماتے ہیں کہ انسان اگر اچھے کاموں کا خوگر ہو جائے ،یعنی طاعات، عبادات اور حسن خلق وغیرہ۔تو وہ ملا اعلیٰ کے ساتھ مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔

ملا اعلیٰ کا استحسان اس کے نفس پر فائض ہوتا ہے اور اس استحسان کی وجہ سے انسان کی روح طاقت اور قوت حاصل کرتی ہے۔ایسے میں وہ ملا اعلیٰ کے علوم حاصل کرتا ہے، جو رؤیت، خواب یا الہام کی صورت میں ہوتے ہیں اور اگر اس کے اعمال اس کے برعکس ہوں تو ملا اعلیٰ میں ایک طرح کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کراھیت پیدا ہو جاتی ہے۔(۳۲) ایسے میں ظاہر ہے انسان پریشان خیالی میں مبتلا ہوتا ہے۔
حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خیالات کی ان دونوں اقسام کو بصورت خواب دیکھنے کا تذکرہ فرمایا ہے۔

عن ابی سعید سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول الرؤیا من اللّٰہ. والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم شیئا یکرھہ فلینفث عن یسارہ ثلاث مرّات و لیتعوّذ (باللّٰہ)من شرّھا. فانّھا لن تضرّہ.(۳۳)

''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔جو شخص کوئی ناپسندیدہ چیز خواب دیکھے، وہ اپنی بائیں طرف تین بار تھوکر کے اور اللہ کی پناہ چاہے تو برا خواب اس کو کوئی نقصان نہیں دے گا''

امام ابن سیرینؒ اس حدیث نبویؐ کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

''برے خواب کو شیطان کی طرف منسوب کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شیطان برے خواب پیدا کرتا ہے کیونکہ سارے کے سارے خواب، اچھے ہوں یا برے، اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اور اللہ ہی کے حکم سے ہیں لیکن معمول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سچا خواب اس وقت پیدا کرتے ہیں جب خواب کے لیے مقرر فرشتہ حاضر ہوتا ہے اس لیے یہ خواب اللہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور باطل خواب اللہ تعالیٰ شیطان کے حاضر ہونے کے وقت پیدا فرماتے ہیں اس لیے خواب ہائے پریشان شیطان کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں۔(۳۴)''

ایک اور حدیث نبویؐ میں نبی کریمؐ نے خوابوں کی تین اقسام بیان کی ہیں۔

آپؐ نے فرمایا۔

الرؤیا ثلاث: حدیث النفس، و تخویف الشیطان، و بشرٰی من اللّٰہ، فمن رای شیئا یکرھہ فلا یقصّہ علی احدولیقم، فلیصلّ.(۳۵)

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

اچھا خواب۔جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

براخواب۔ جوشیطان کی طرف سے غم میں ڈالنے کے لیے ہوتا ہے۔

اورایسا خواب، جس میں انسان کے وساوس اور خیالات نمودار ہوتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو فوراً اٹھ کر نماز پڑھے اور اسے لوگوں سے بیان نہ کرے"۔

امام ابن قیمؒ۔ مدارج السالکین میں لکھتے ہیں۔

کہ رؤیا تین طرح کا ہے۔ منھا رحمانی و منھا نفسانی و منھا شیطانی "۔ رؤیا رحمانی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ اسباب ہدایت میں سے ہے۔ عبادۃ بن صامتؓ کا قول بھی نقل فرماتے ہیں۔ "رؤیا المؤمن کلام یکلّم به الرّب عبده فی المنام"۔(۳۶)

شاہ ولی اللہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اچھے خوابوں سے انسان انس و سرور محسوس کرتا ہے نیکی کی طرف اس کا رجحان بڑھتا ہے۔ یہی وہ خواب ہیں جن کو حدیث میں نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔(۳۷) یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ مسلم کی روایت کے مطابق "عن ابی هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلم: ان رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءاً من النبوة"۔(۳۸)

جس طرح بیداری کے اچھے خیالات سے انسان اپنی قوت ایمانی میں اضافہ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح کا اثر اچھے خوابوں کا ہے۔ اور اسی طرح برے خواب بھی، برے خیالات کی طرح انسان کے دل میں وحشت، نفور اور برائی کی طرف رجحان کا سبب بنتے ہیں۔(۳۹)

خواطر و خیالات کی اصلاح

صحیح مسلم کتاب الایمان میں امام مسلمؒ بن حجاج نے باب باندھا ہے کہ حدیثِ نفس اور خواطرِ قلب پر گرفت نہیں ہے۔

"باب بيان تجاوز اللّٰه تعالىٰ عن حديث النفس والخواطر بالقلب اذا لم تستقر و بيان انه سبحانه و تعالىٰ لم يكلف الا ما يطاق و بيان حكم الهمّ بالحسنة السيئة"(۴۰)

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

شاہ ولی اللہ بھی اسی نقطۂ نظر کے قائل ہیں کہ محض دل میں گزرنے والے خواطر و خیالات پر مؤاخذہ نہیں ہے۔(۴۱) حجۃ اللہ البالغہ میں حدیث نبویؐ سے استدلال کرتے ہیں۔

''عن ابن عباسؓ :قال جاء رجل الی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال:یا رسول اللّٰہ احدنا یجد فی نفسه. یعرض بالشیء. لان یکون حممة احب الیه من ان یتکلّم به. فقال:اللّٰہ اکبر. اللّٰہ اکبر. اللّٰہ اکبر.الحمدللّٰہ الذّی ردّ کیده (و فی روایة ردّ امره)الی الوسوسة ''(۴۲)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک موقع پر بعض صحابہؓ نے سوال کیا کہ بعض اوقات وہ اپنے دل میں ایسے خیالات پاتے ہیں جن کا زبان پر لانا ان کو بڑا شاق گزرتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اس خدا کے لیے تعریف ہے جس نے مآل کار اس کو وسوسہ قرار دیا۔''

امام غزالیؒ۔احیاء علوم الدین میں فرماتے ہیں۔''حدیث نفس میل طبع پر مواخذہ نہیں ہے کہ انسان کا اس میں بس نہیں ہے۔جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ عفی عن امتی ماحدّثت به نفوسها ''دل میں گزرنے والی باتوں کو میری امت پر سے معاف کر دیا گیا ہے۔''(۴۳)

لیکن اخلاقی معاملے میں خواطر و خیالات کی اصل اہمیت یہ ہے کہ یہ عمل کا محرک ہیں۔ ارادہ اور عزم انہی کا نتیجہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ہمارے اس خیال کی تائید ہوتی ہے جہاں آپؐ نے دوسری نظر ڈالنے سے منع فرمایا اور پہلی بے اختیارانہ نظر کے معاف ہونے کی اطلاع دی۔(لا تتبع النظرة النظرة فان لك الاولی ولیست لك الاخر)(۴۴)

وجہ یہ ہے کہ پہلی نظر محض خیال کا سبب بن سکتی ہے۔دوسری نظر میلان طبع کو ظاہر کرتی ہے۔اس کے بعد عزم و ارادے کی منزل ہے جہاں متصلاً بعد عمل آجاتا ہے ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مراحل کو واضح الفاظ میں بھی بیان فرمایا ہے۔

قال ابو هریرة عن النبی صلّی اللّٰہ علیه وسلّم کتب انّ اللّٰہ بن آدم حظه من الزنا ادرك ذٰلك لامحالة. فزنا العین:النظر، وزنا اللسان:المنطق والنفس تتمنی و

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تشهتى والفرج يصدّق ذٰلك كلّه ويكذّبه.''(۴۵)

علم النفس کے ماہرین بھی خیال کی اس اثر آفرینی کی شہادت دیتے ہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، اپنی کتاب ''اخلاق اور فلسفہ اخلاق'' میں رقمطراز ہیں۔

''علم النفس کے قوانین میں یہ قانون مسلّم ہے کہ فکر (خاطر وخیال) جب انسان کے دماغ پر طاری ہوتی ہے اور دماغ اس کو قبول کر لیتا ہے اور عرصہ دراز تک اس کو لبیک کہتا رہتا ہے، تو اس میں اس ''فکر'' کا اثر بڑی حد تک سرایت کر جاتا ہے۔ پھر وہ ''فکر'' عمل کی طرف رجوع ہوتی ہے۔ اس لیے فکر جب پہلی مرتبہ دماغ پر طاری ہوتی ہے تو ایک معمولی نقش اس پر چڑھا دیتی ہے۔ جوں جوں وہ بار بار سامنے آتی ہے، اس کا اثر بڑھتا جاتا ہے اور دماغ پر اس کا ورود آسان ہو جاتا ہے۔ آخر کار یقیناً وہ عمل پر منتج ہوتی ہے اور اس طرح ہوتے رہنے سے یہی عمل عادت بن جاتا ہے۔

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دماغ میں اول فکر کا کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن بار بار اگر اس کا ورود ہوتا رہے تو پھر وہ دماغ کا متاثر کر لیتی ہے اور دماغ اس کی خواہش کو قبول کر لیتا ہے۔ لہذا دماغ میں بری فکر کا وجود اور دماغ کا اس کو مرحبا کہنا گویا اس میں شعلہ کا بھڑکانا ہے۔ پس اگر اسے بھڑکنے دیا گیا اور وقت پر بجھا نہ دیا گیا تو اس کی آگ بڑھ کر سارے دماغ پر چھا جائے گی، ارادہ بے کار ہو جائے گا، قوت مدافعت زائل ہو جائے گی اور عمل شر بروئے کار آ جائے گا۔ اور اگر شروع ہی میں فکر و کو موقع نہ دیا گیا اور دماغ میں اس کو جگہ نہ دی گئی تو پھر وہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ وہ فکر عمل کی جانب نہیں بڑھ سکے گی۔''(۴۶)

یہی وجہ ہے کہ خواطر و خیالات کی اصلاح مفکرین، محققین اور علماء کا موضوع رہی ہے۔

شاہ ولی اللہ نے اپنی تصانیف میں کئی مقامات پر اس موضوع کو چھیڑا ہے۔ ان کے خیال میں اصلاح کے اولین مراحل میں سے یہ ہے کہ انسان اپنی فکر اور خیال کی اصلاح کرے۔ اس کو سعادت حقیقی کے حصول کی طرف متوجہ کرے۔ اس راستے میں حائل ہونے والے دنیوی تاثرات سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرے (خصائل اربعہ میں سے وہ اسے سماحت کا نام دیتے ہیں۔) حبّ دنیا اور طولِ امل سے بچے، زندگی کی ناگزیر ضروریات کے تقاضوں کو اور لذات کو دل میں ہی نہ بسا لے اور سارا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

وقت یہی آرزوئیں، تمنائیں اور خواب بننے میں نہ گزار دے۔ ورنہ فکر و خیال کا مرکز سعادت حقیقی نہیں۔ محض دنیا اور حیات دنیا رہ جائے گا۔(۴۷)

در پے دنیا، دیں ہم رفت

آں ہم رفت و ایں ہم رفت

ایسے ہی لوگوں کو قرآن نے حقیقی دیوالیہ قرار دیا ہے۔

قل ھل انبّئکم بالا خسرین اعمالا ۔ الذین ضلّ سعیھم فی الحیٰوۃ الدنیاوھم یحسبون انّھم یحسنون صنعا ۔(۴۸)

ایک مومن کا معاملہ تو یہ مطلوب ہے کہ اس کی نظر وسیع ہو اور اس کے خواطر و خیالات، آرزوؤں اور حوصلوں کا مقصود، دنیا اور آخرت، دونوں کی سعادت اور صلاح و فلاح ہو۔

ربّنا اتنا فی الدّنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النّار ۔(۴۹)

حوالہ جات

۱۔ لسان العرب: ۲۴۹/۴

۲۔ سنن ابی داؤد: حدیث نمبر ۴۳۴۷، ص ۱۱۶۹، کتاب الجنّۃ و صفۃ نعیمھا و اھلھا۔

۳۔ سطعات: ۹۴

۴۔ احیاء علوم الدین: ۴۲/۳

۵۔ بخاری۔ کتاب الایمان: حدیث نمبر ۵۲۔ ص ۶

۶۔ البدور البازغۃ: ۹۵

۷۔ احیاء علوم الدین: ۴۲/۳

۸۔ حجۃ اللہ البالغہ: ۲۲۰/۱

۹۔ حجۃ اللہ البالغہ: ۲۲۰/۱

۱۰۔ حدیث نبوی اور علم النفس: ۳۵، ۳۶

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۱۱۔ بخاری کتاب الصوم: حدیث نمبر۱۹۰۴، ص۱۴۹

۱۲۔ حجۃ اللہ البالغہ: ۵۲۵/۲، ۵۲۹

۱۳۔ النور۲۴: ۳۰

۱۴۔ النور۲۴: ۳۱

۱۵۔ سنن ابی داؤد۔ کتاب النکاح: حدیث نمبر ۲۱۴۸، ص۱۳۸۱

۱۶۔ سنن ابی داؤد، کتاب النکاح: حدیث نمبر۲۱۴۹، ص۱۳۸۱

۱۷۔ بخاری۔ کتاب النکاح۔ حدیث نمبر۵۰۶۶۔ ص ۴۳۸

۱۸۔ الحج ۲۲: ۳۷

۱۹۔ البدور البازغة: ۳۸۱، ۳۸۲

۲۰۔ احیاء علوم الدین: ۸۰/۳

۲۱۔ حجۃ اللہ البالغہ: ۲۲۱/۱، ۲۲۲

۲۲ الرعد۱۳: ۲۸

۲۳۔ الحجرات ۴۹: ۷

۲۴۔ الشعراء ۲۶: ۲۲۱ تا ۲۲۳

۲۵۔ المطففین ۸۳: ۱۴

۲۶۔ البقرۃ ۲: ۱۰

۲۷۔ البقرۃ ۲: ۷

۲۸۔ الجامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ حدیث نمبر۳۵۲۲۔ ص۲۰۱۴

۲۹۔ احیاء علوم الدین: ۴۳/۳

۳۰۔ حجۃ اللہ البالغہ: ۲۲۲/۱

۳۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الادب: حدیث نمبر۱۹۔۵۰، ص ۱۵۹۰

۳۲۔ سطعات: ۱۷۶، ۱۷۷

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

۳۳۔ مسلم کتاب الرؤیا حدیث نمبر ۵۹۰۰ ص ۱۰۷۹

۳۴۔ تفسیر الاحلام الکبیر: ص ۳

۳۵۔ بخاری کتاب التعبیر حدیث نمبر ۷۰۱۷ ص ۵۸۶

۳۶۔ مدارج السالکین: ۶۷/۱

۳۷۔ الخیر الکثیر: ۲۴۷

۳۸۔ مسلم، کتاب الرؤیا: حدیث نمبر ۵۹۱۱، ص ۱۰۷۹/ بخاری۔ کتاب التعبیر، باب الرؤیا من اللہ تعالیٰ: حدیث نمبر ۶۹۸۳، ص ۵۸۳

۳۹۔ حجۃ اللہ البالغہ: ۴۳/۲، ۴۳۷/۲، ۷۷۱/۲/ حدیث نبوی اور علم النفس: ۲۳۰

۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان: ص ۶۹۹

۴۱۔ حجۃ اللہ البالغہ: ۴۳/۲

۴۲۔ سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب: حدیث نمبر ۵۱۱۲، ص ۱۵۹۴

۴۳۔ احیاء علوم الدین: ۶۵/۳

۴۴۔ سنن ابی داؤد: کتاب النکاح: حدیث نمبر ۲۱۴۹، ص ۱۳۸۱

۴۵۔ بخاری۔ کتاب الاستئذان۔ حدیث نمبر ۶۲۴۳۔ ص ۵۲۶۔ باب زنا الجوارح دون الفرج

۴۶۔ اخلاق اور فلسفہ اخلاق: ۴۲، ۴۳

۴۷۔ البدور البازغۃ: ۲۸۷، حجۃ اللہ البالغہ: ۴۵۷/۲، القول الجمیل: ۹۶

۴۸۔ الکہف ۱۸: ۱۰۴

۴۹۔ البقرۃ ۲: ۲۰۱

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مصادر و مراجع

۔ قرآن کریم

۱۔ ابنِ قیم الجوزیہ۔ مدارج السالکین۔ مکتبہ دارالبیان۔ السعودیۃ العربیہ۔ ۱۹۹۹ء

۲۔ ابن منظور محمد بن مکرم۔ جمال الدین۔ لسان العرب۔ نشر ادب الحوزہ۔ ایران۔ ۱۴۰۵ھ

۳۔ البخاری محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ۔ الجامع الصحیح البخاری۔ دارالسلام نشر والتوزیع۔ الریاض ۱۹۹۹ھ

۴۔ الترمذی۔ محمد بن عیسیٰ ابوعیسیٰ۔ دارالسلام نشر والتوزیع۔ الریاض۔ ۱۹۹۹ھ

۵۔ سلیمان بن الاشعث ابوداؤد الامام الحافظ۔ سنن ابی داؤد۔ دارالسلام نشر والتوزیع۔ الریاض ۱۹۹۹ھ

۶۔ سیوہاروی حفظ الرحمٰن۔ اخلاق اور فلسفہ اخلاق۔ مولانا خالد مقبول پبلشرز۔ لاہور ۱۹۷۶ء

۷۔ شاہ ولی اللہ۔ سطعات۔ (ترجمہ مولانا سید محمد متین ہاشمی۔ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۰ء

۸۔ شاہ ولی اللہ۔ البدور البازغۃ۔ (ترجمہ قاضی مجیب الرحمٰن) ادارہ مطبوعات لاہور ۲۰۰۰ء

۹۔ شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ۔ اول، دوم۔ (ترجمہ مولانا عبدالرحیم) قومی کتب خانہ۔ لاہور ۱۹۸۳ء

۱۰۔ شاہ ولی اللہ۔ القول الجمیل۔ (اردو ترجمہ محمد سرور)۔ سندھ ساگر اکیڈمی۔ لاہور ۱۹۶۱ء

۱۱۔ شاہ ولی اللہ۔ الخیر الکثیر۔ (ترجمہ عابد الرحمٰن صدیقی قرآن محل۔ کراچی۔ س ن۔)

۱۲۔ الغزالی محمد بن محمد احیاء علوم الدین ترجمہ (مولانا محمد احسن نانوتوی) مکتبہ رحمانیہ۔ اردو بازار لاہور۔ س ن۔

۱۳۔ محمد بن سیرین۔ تفسیر الاحلام الکبیر۔ مطبعہ محمد صبیح واولادہ۔ قاہرہ۔ ۱۹۶۳ء

۱۴۔ مسلم بن حجاج القشیری الامام، الجامع الصحیح للمسلم۔ دارالسلام نشر والتوزیع۔ الریاض ۱۹۹۹ء ھ

۱۵۔ نجاتی محمد عثمان ڈاکٹر۔ حدیث نبوی اور علم النفس۔ (ترجمہ فہیم اختر ندوی) الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور۔ س ن

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com